۷۸۶/۲۰۲

شباب اور قوتِ عمل

مرثیہ۔۔۔۲۸

درحالِ شبیہہِ پیغمبرؐ حضرت علی اکبر علیہ السلام

مصنفہٗ

شاعرِ ملّت حضرت میر محمد باقرؔ رضوی امانت خانیؒ

سالِ تصنیف۔ ۱۴۰۲ھ م ۱۹۸۲ء

تعداد بند۔ (۱۱۸)

www.emarsiya.com

بڑھتی ہے دَورِ جوانی میں عمل کی قوت
ہوتی ہے حق کی کہانی میں عمل کی قوت
آتی ہے زورِ لسانی میں عمل کی قوت
رہتی ہے خوں کی روانی میں عمل کی قوت

اپنی حالت کو اسی سے ہی بدل سکتے ہیں
اسی قوت سے بڑے کام نکل سکتے ہیں

یہ وہ قوت ہے جو کرتی ہے جہاں میں تدبیر
خامۂ عہدِ جوانی میں عمل کی تحریر
یہ بناتی نہیں قسمت کی لکیروں کا فقیر
چھوڑتی ہے ورقِ عزم پہ اپنی تاثیر

اک کرامت کی طرح عزمِ جوانی نکلے
لفظ ۔ دریا کا رقم کرتے ہی پانی نکلے

اس کی توقیر سے تحقیر بدل سکتی ہے
پھول کے ہار سے زنجیر بدل سکتی ہے
خوابِ تخریب کی تعبیر بدل سکتی ہے
نامِ حُرؑ لے کے یہ تقدیر بدل سکتی ہے

نالہ کردے جو رقم ۔ شورِ فغاں اُٹھنے لگے
آگ ۔ کاغذ پہ جو لکھ دے تو دھواں اُٹھنے لگے

خرچ پر آئے تو قاروں کا خزانہ اُلٹے
حال ۔ ایسا ہو کہ ماضی کا فسانہ اُلٹے
تیر اس طرح چلائے کہ نشانہ اُلٹے
قوتیں اس کی جو یکجا ہوں ۔ زمانہ اُلٹے

ہو جو فولاد کی دیوار ۔ تو کٹ سکتی ہے
عزمِ محکم سے یہ تاریخ پلٹ سکتی ہے

فتح کے پھول یہ میداں میں کبھی لُوٹتی ہے
عزم ۔ کی زلف نہ ہاتھوں سے کبھی چُھوٹتی ہے
اس کی تاثیر سے شب ۔ پَو کی طرح پَھوٹتی ہے
زور سے اس کے ہی لوہے کی کماں ٹوٹتی ہے

اس سے ہے قصۂ سُہراب ۔ زماں میں باقی
نام ۔ رستم کا اسی سے ہے جہاں میں باقی

www.emarsiya.com

دَور میں اس کے ہی رہتا ہے ارادہ محکم
جادۂ عزم میں کرتی ہے یہی سعیِ اتم
رائتِ فتح کو کرتی ہے یہ میداں میں علم
پیریٔ ابنِ مظاہرؑ کی جوانی کی قسم

اس کی تاثیر کے اعجاز ۔ عیاں ہوتے ہیں
اس کی قوت سے تو بوڑھے بھی جواں ہوتے ہیں

رہ گئی اشرفِ مخلوق کی اس سے ہی تو لاج
ٹمٹماتا ہی نہیں اس کے عزائم کا سراج
دَورِ طفلی و ضعیفی نے دیا اس کو خراج
کبھی ہوجاتا ہے داوٗد صفت اس کا مزاج

خوش بیانی میں عیاں کرتی ہے نرمی ایسی
موم ۔ لوہا ہو ۔ ارادے کی ہے گرمی ایسی

نوجوانی تو حقیقت میں ہے خالق کی عطا
ہے قسم موسیٰؑ عمراں کی ۔ یہ بالکل ہے بجا
اس میں ہے خوئے مدد ۔ عزم کی قوت کے سوا
نوجواں بیٹا ۔ ضعیفیٔ پدر کا ہے عصا

ساتھ فرزند جو ہو رنگ بدل جاتا ہے
ذکر قدموں کا ہے کیا قلب سنبھل جاتا ہے

اس کی نظروں میں بگولہ ہے بمقدارِ حباب
اس کے ہر نیک عمل کا ہے گراں قدر حساب
سامنے اس کے حقیقت ہے نہیں کوئی بھی خواب
خوب ملتا ہے جوانی میں ہی طاعت کا ثواب

قابلِ فخر ہے وہ ۔ دین سے رغبت جو کرے
اپنی پُر جوش جوانی میں عبادت جو کرے

اس کو ہی ملتا ہے صنّاعِ ازل کا تیشہ
زیب دیتا ہے اسے جنگ و جدَل کا تیشہ
لے کے گلزار میں آتی ہے کنول کا تیشہ
دستِ فرہاد صفت میں ہے عمل کا تیشہ

کنوئیں بھی کھودتی ہے اور کبھی پاٹتی ہے
دل پہ لے لے تو پہاڑوں کے جگر کاٹتی ہے

www.emarsiya.com

رن میں دکھلائے ہیں شمشیر کے جوہر اس نے | پاٹ ڈالے ہیں کناروں پہ سمندر اس نے
کی ہے تعمیر کبھی سدِّ سکندر اس نے | ایک دن کوہِ ہمالہ کو کیا سَر اس نے

رخشاں انجم کے مداروں میں بھی یہ پہونچے گی
چاند پر جا چکی ۔ تاروں میں بھی یہ پہونچے گی

ساغرِ قلب ۔ مئے عزم سے بھر دیتی ہے | دستِ فرہاد میں ہمت کا تبَر دیتی ہے
حُسنِ یوسفؑ کو جو معراجِ اثر دیتی ہے | دیکھنے والوں کو مدہوش یہ کر دیتی ہے

چُھریاں چلتی ہیں، جراحت کا اثر کچھ بھی نہیں
انگلیاں کٹتی ہیں اور دل کو خبر کچھ بھی نہیں

کچھ دقیقوں کیلئے اب ہے جوانوں سے خطاب | قوم کے حق میں گراں قدر ۔ تمہارا ہے شباب
یاد تو ہوگی وہ آوازِ شہِؑ عرش ۔ جناب | استغاثے کا دو شبیرؑ کے تم آج جواب

اُسوۂ حضرتِ شبیرؑ کو ملحوظ رکھو
اپنے کردار سے اسلام کو محفوظ رکھو

میل ۔ ملت میں کریں یہ ہو جوانوں کا عمل | شَر سے محفوظ رہیں ۔ یہ ہو جوانوں کا عمل
عزتِ نفس رکھیں ۔ یہ ہو جوانوں کا عمل | راہِ اکبرؑ پہ چلیں ۔ یہ ہو جوانوں کا عمل

کوئی صفحہ نہ شہیدوں کے سبق کا چُھوٹے
جان بھی جائے مگر ساتھ نہ حق کا چُھوٹے

قلب ۔ آفات میں بھی آہ نہ بھرنے پائے | کان ۔ آواز پہ باطل کی نہ دھرنے پائے
بے محل ۔ مرد کی خصلت نہ بِپھرنے پائے | دیکھو ۔ شیرازۂ ملّت نہ بکھرنے پائے

اُن کی تقلید کرو ۔ دیں پہ فدائی کی طرح
وہ بہتر جو تھے مقصد میں اکائی کی طرح

www.emarsiya.com

تم میں بھی اُن کی طرح یکجہتی ہو پیدا ۔۔۔ وصفِ تقلید حسینؑ ابنِ علیؑ ہو پیدا
شہِ والا کی عزا میں نہ کمی ہو پیدا ۔۔۔ تم میں ہرگز نہ کبھی دل شکنی ہو پیدا

فکرِ عقبا ہو ۔ رہو دُور جہاں سازی سے
پھوٹ ڈالو نہ کبھی تفرقہ اندازی سے

ایک مشرب ہے تو ہم سب کا رہے ایک خیال ۔۔۔ اپنے ہی حال سے مربوط رہے قوم کا حال
ایک مرکز پہ ہوں آپس میں نہ ہو جنگ وجدال ۔۔۔ دیکھو ۔ تہذیب پہ اپنی نہ کبھی آئے زوال

اپنے کردار سے ثابت کرو انساں ہونا
زیب دیتا ہی نہیں دست و گریباں ہونا

تربیت ذہن کو یوں دو کہ لڑائی نہ کرے ۔۔۔ فکر ۔ شیخی نہ کرے اپنی ڈھٹائی نہ کرے
نہ رکھو ۔ دل ۔ وہ مُکدّر ۔ جو صفائی نہ کرے ۔۔۔ محفلوں میں کوئی انگشت نمائی نہ کرے

اپنی رسوائی کے اسباب تو حاشا نہ بنو
اپنے افعال سے دُنیا میں تماشا نہ بنو

کام ہوتا ہے ہر اک اُس کے محل پر بہتر ۔۔۔ ہے تمہیں فخر ۔ کہ ہو پیروِ شاہِؑ خیبر
عملِ حیدرِ کرّار پہ ڈالو تو نظر ۔۔۔ صبر ۔ چوبیس برس کا تھا جہادِ اکبر

جنگ ۔ شبیرؑ نے کی حفظِ شریعت کے لئے
کرتے صلح حسنؑ دیں کی حفاظت کے لئے

غمِ دلدوزِ حسینؑ ابنِ علیؑ ہے دمساز ۔۔۔ خضرِ ماتمِ شبیرؑ کی ہو عُمر دراز
اکبری لہجے میں ہم سب کو بُلاتی ہے نماز ۔۔۔ گوشِ دل سے سُنو اکبرؑ کی اذاں کی آواز

ہو مُصلّے پہ قدم ۔ دل میں ولی کی الفت
جان لو ۔ جانِ عبادت ہے علیؑ کی الفت

www.emarsiya.com

باہمی یکجہتی سے ہے ہمیں کیوں نفرت | رکھتے ہیں حیدرِ کرّار سے ہم تو نسبت
اور کیا چاہیئے ہے حُبِ علیؑ کی دولت | مُتحد کرتی ہے آپس میں علیؑ کی الفت

اس محبت کے سہارے ہی سنبھل سکتے ہیں
چاہیں تو اس سے بڑے کام نکل سکتے ہیں

مُتحد ہونے کی صورت میں بتاؤں تم کو | قول ۔ معصوم کا ۔ مولاؑ کے مُحِبو ۔ سُن لو
آپ فرماتے ہیں حیدرؑ کا مُحب جو بھی ہو | باپ کا بھی ہو وہ قاتل ۔ تو اُسے دوست رکھو

جائزہ قلب کا اب لیجئے ۔ جھگڑا کیا ہے
اختلافات کے مٹ جانے میں رکھّا کیا ہے

نوجوانو ۔ سُنو ۔ اب دل سے فسانہ فن کا | گوہرِ فن سے ہے معمور ۔ خزانہ فن کا
آج دۂنیا کی زباں پر ہے ترانہ فن کا | دَور ۔ صنعت کا یہ ہے یہ ہے زمانہ فن کا

فن ہے مطلوب ۔ ترقی کے نشاں والوں کو
اہلِ فن ہی کی ضرورت ہی جہاں والوں کو

رہبرِ راہِ ترقی ہیں زمانے میں فنون | اہلِ حرفہ کو ہے دُنیا کے تلاطم میں سکون
جو تہی دست ہیں صنعت سے وہ ہیں خود مطعون | زر کی میزان میں اب تلتا ہے فنکار کا خون

نبض ۔ اسکی ہی روانی سے چلی حرفت کی
زندگی آج اسی خون سے ہے صنعت کی

دل میں جو فن کی ترقی کی لگن رکھتے ہیں | قلب کے پھول میں حرفت کا چمن رکھتے ہیں
مُلک میں سکّہٗ صنعت کا چلن رکھتے ہیں | وہی خوشحال ہیں جو ہاتھ میں فن رکھتے ہیں

آ رہی ہے یہ زمانے کی صدا ۔ وقت نہیں
ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھنے کا ۔ وقت نہیں

www.emarsiya.com

عزتِ فکر ہیں ۔ فنکار کی وقعت ہیں فنون
قوم کے سینہ سپر ۔ مُلک کی قوت ہیں فنون

عزمِ تعمیر ہیں ۔ تخریبِ فلاکت ہیں فنون
آج دُنیائے ترقی کی ضرورت ہیں فنون

وہ مصیبت میں گرفتار نہیں رہ سکتا
دستِ فنکار تو بیکار نہیں رہ سکتا

عقل سے وقت کی رفتار کو جانو ۔ اُٹھو
مشورہ نیک سُنو ۔ بات کو مانو ۔ اُٹھو

دربدر پھرتے ہوئے خاک نہ چھانو ۔ اُٹھو
کسبِ فن کے لئے اب اُٹھو ۔ جوانو ۔ اُٹھو

فکر و دانش کا خضر ۔ راہ بتاتا ہے تمہیں
مُقتضا وقت کا رہ رہ کے بُلاتا ہے تمہیں

کام کچھ کرتے چلو حفظِ شرافت کے لئے
ہے یہی وقت اُٹھو قوم کی خدمت کے لئے

اپنی عزت کو نہ بیچو کبھی شہرت کے لئے
کافی ہے نامِ علیؑ قوت و ہمت کے لئے

آگے بڑھتے ہی چلو حیدرِؑ صفدر کہکر
نوجوانو اُٹھو اب یاعلی اکبرؑ کہکر

ہورہا تھا ابھی چہرے میں جوانی کا بیاں
جس جگہ رکھتی ہے تاریخ سُنہری افشاں

جس سے پیری میں بھی افکار ہوئے میرے جواں
نظر آتے ہیں وہاں زورِ جوانی کے نشاں

اک اضافی رہی مولاؑ میں جدَل کی قوت
وہ جوانیٔ علیؑ اور وہ عمل کی قوت

اب یدُ اللہ کا اعجازِ جلی لکھتا ہوں
قصۂ قوتِ بازوئے ولی لکھتا ہوں

ہمتِ بندۂ ربِ ازلی لکھتا ہوں
کچھ کمالاتِ جوانیٔ علیؑ لکھتا ہوں

ارضِ قرطاس ۔ رقم کرتے ہی تھرّائے گی
درِ خیبر کے اُکھڑنے کی صدا آئے گی

www.emarsiya.com

پردۂ روئے جلالت ہے نقابِ حیدرؑ
جادۂ خلد بنی راہِ صوابِ حیدرؑ
نہیں اوصاف میں کوئی بھی جوابِ حیدرؑ
بدر میں ہوگئی معراجِ شبابِ حیدرؑ

میان سے تیغ علیؑ نے جو نکالی ۔ چمکی
غزوۂ بدر میں شمشیرِ ہلالی ۔ چمکی

عَبدَوُد کے پسرِ نحس کو جب ہار ہوی
سر جُدا کرنے کو بڑھتا ہے دوعالم کا ولی
خاک پر گر کے جو اُس شوُم نے کی بے ادبی
دفعتاً عُمر کے سینے سے اُترتے ہیں علیؑ

شرکتِ نفس کا احساس ولی کا حصّہ
ضبط ہے ۔ عہدِ جوانی میں علیؑ کا حصّہ

ہاشمی خوں کی روانی ہے شبابِ حیدرؑ
عزم و ہمت کی کہانی ہے شبابِ حیدرؑ
مردِ میداں کی نشانی ہے شبابِ حیدرؑ
نفسِ احمدؐ کی جوانی ہے شبابِ حیدرؑ

شبِ ہجرت تھے علیؑ شافعِ محشر کی طرح
بسترِ خواب پہ سوتے ہیں پیمبرؐ کی طرح

ہے جوانئ علیؑ ساقئ کوثر کا شباب
قوتِ دستِ خدا ' فاتحِ خیبر کا شباب
حُسنِ یوسفؑ کی جِلا نفسِ پیمبرؐ کا شباب
دیکھئے آئینۂ بدر میں حیدرؑ کا شباب

ہو کے حیرت زدہ مولاؑ کا سراپا دیکھے
اُنگلیاں کاٹ لے ۔ ان کو جو زلیخا دیکھے

فرق وہ فرق جو اصنام کے آگے نہ جُھکا
وہ جبیں ۔ جس پہ ہے والفتح بخطِّ طغرا
ہاتھ پر سایہ فگن عرشِ خدا کا پردا
دیکھنا جس کو عبادت وہ مقدّس چہرا

جس کی قرآن میں توصیف خدا کرتا ہے
وہ قدم ۔ دوشِ نبیؐ جن کی ثنا کرتا ہے

www.emarsiya.com

رن میں صفیّن کے آئے ہیں جو شاہِ خیبر | قوتِ عزم سے پیدا تھے جواں کے تیور
عہدِ پیری میں بھی حیدرؑ نے دکھائے جوہر | فخرِ یوسفؑ کے تھی ہمراہ ۔ زلیخائے ظَفر

پاگئی منزلِ معراج ۔ جَدَل کی قوت
پلٹی ہے بن کے جوانی جو عمل کی قوت

دوستو ۔ اپنے تصور کو بس اب وسعت دو | پردۂ عرش سے آواز ۔ علیؑ کی سُن لو
دیکھ کر لوحِ جبیں ۔ سورۂ یوسفؑ کو پڑھو | دیکھو ۔ آبِ رُخِ حیدرؑ کا یہ مصرف دیکھو

عزمِ تکمیلِ عباداتِ عُلو ۔ ہوتا ہے
اسی پانی سے شجاعت کا وضو ہوتا ہے

خلقتِ احمدؐ و حیدرؑ کے ہیں کیسے جلوے | ان کے ہیں پیشِ خدا ارفع و اعلیٰ رُتبے
ان کی تخلیق کے جوہر کو خدا ہی جانے | ان کے خوں سے جو بنے سوچیئے وہ کیا ہونگے

مصطفیٰؐ کے تو پسینے سے نبیؐ بنتے ہیں
نظرِ شاہِؑ ولایت سے ولی بنتے ہیں

روزِ عاشور شجاعت کی نشانی دیکھی | جسم میں غازیوں کے خوں کی روانی دیکھی
دوش پر ۔ فرقِ مجاہد کی گرانی دیکھی | کربلا والوں میں ایماں کی جوانی دیکھی

جادۂ نُصرتِ سرورؑ کے نشاں آئے نظر
بوڑھے میدان میں آتے ہی جواں آئے نظر

سرِ میداں وہ ضعیفوں کی مُبارز طلبی | ابنِ شبرؑ کی وہ میدان میں شمشیر زنی
سر بکف ۔ عونؑ و محمدؑ کی دلاور طفلی | رن میں وہ ابنِ مظاہرؑ کی جلالی پیری

یہ بتا سکتی ہے الفت کی نشانی کیا ہے
پوچھیئے اس سے کہ ایماں کی جوانی کیا ہے

www.emarsiya.com

یاد ہے وہ شبِ عاشور کی غمناک سحر | نُصرتِ شاہؑ کے جذبات ۔ وہ ابنِ شبرؑ
قبضۂ تیغ پہ نظریں ۔ وہ علیؑ کے تیور | عزمِ عباسؑ کی وہ جنگ کے نقشے پہ نظر

فکرِ عباسؑ کا وہ تُخمِ شجاعت بُونا
چشمِ ہمت میں بہتر کا ہزاروں ہونا

اپنی آواز پہ نازاں شہِؑ والا کا ضمیر | درمیانِ حق و باطل وہ شہادت کی لکیر
خطِ ابیض پہ وہ سورج کی کرن کی تحریر | جس میں قرآنِ شہادت کی مکمل تفسیر

کس مپُرسی میں بھروسہ وہ دلِ صفدر پر
چشمِ اسلام کی نظریں وہ رُخِ سرورؑ پر

اُفقِ شرق پہ معصوم لہو کی افشاں | مہدِ اصغرؑ کا سفینہ ۔ وہ عطش کا طوفاں
بوڑھوں کے قلب میں وہ ہمتِ پیکارِ جواں | لحنِ احمدؐ میں وہ ہمشکلِ پیمبرؐ کی اذاں

ایک حُرؑ ہی کے نہ شانوں کو ہلایا اس نے
ساری سوتی ہوی دُنیا کو جگایا اس نے

حشر تک مٹ نہیں سکتا ہے نشانِ اکبرؑ | دین کے جسم میں ہے روحِ روانِ اکبرؑ
ہم نہیں سُنتے ہیں آوازِ زبانِ اکبرؑ | ہے مگر آج بھی دُنیا میں اذانِ اکبرؑ

ہو کے محفوظ ۔ فضاؤں میں یہ لہراتی ہے
اب مساجد کے مناروں سے یہ ٹکراتی ہے

دین کے حق میں ہے اکرام ۔ اذانِ اکبرؑ | حق کا دُنیا کو ہے پیغام ۔ اذانِ اکبرؑ
حُرؑ کی تقدیر کا انجام ۔ اذانِ اکبرؑ | آج اسلام کا ہے نام ۔ اذانِ اکبرؑ

صورتِ مُحسنِ دیں ۔ صوتِ بیاں گونجتی ہے
اب اذانوں میں جہاں کے یہ اذاں گونجتی ہے

www.emarsiya.com

صبحِ عاشور کا سامان ۔ اذانِ اکبرؑ | صبحِ عاشور کا ارمان ۔ اذانِ اکبرؑ
صبحِ عاشور کی ہے جان ۔ اذانِ اکبرؑ | صبحِ عاشور کا اعلان ۔ اذانِ اکبرؑ

بحرِ توفیق کا طوفان ہے اکبرؑ کی اذاں
حُرؑ کی تقدیر پہ احسان ہے اکبرؑ کی اذاں

حق کی آواز کی دمساز ۔ اذانِ اکبرؑ | لحنِ داؤدؑ کا انداز ۔ اذانِ اکبرؑ
لفظِ اکبر سے ہے آغاز ۔ اذانِ اکبرؑ | شاہِؐ لولاک کی آواز ۔ اذانِ اکبرؑ

صوتِ معراجِ اذاں ہے علی اکبرؑ کی اذاں
یہ اذاں تو ہے جوانیٔ پیمبرؐ کی اذاں

اس اذاں سے ہی شہادت کا قرینہ آیا | سامنے کارُخ درِ خُلد کا زینہ آیا
بحرِ توفیق میں قسمت کا سفینہ آیا | نیند میں حُرؑ کو ندامت کا پسینہ آیا

جب خیال آیا اُسے فاطمہؑ کے جانی کا
فرش سے کر کے اُٹھا غُسل ۔ پشیمانی کا

فکر نے مرثیہ کہنے کا ارادہ جو کیا | سوچ یہ تھی کہ وہ ہو مرثیہ آخر کس کا
میں نے جب ذہن میں قرآنِ تصور کھولا | حُسنِ نیّت سے مری ۔ سورۂ یوسفؑ نکلا

ہاتھ میں آگئی اب طاقتِ تحریر ۔ لکھا
میں نے یوں مرثیۂ یوسفِؑ شبیرؑ ۔ لکھا

کون ہے یوسفِ شبیرؑ ۔ سوائے اکبرؑ | پَر توِ قلبِ نبیؐ ۔ قلبِ صفائے اکبرؑ
شاہِؐ بطحا کی ہے آواز ۔ صدائے اکبرؑ | الفتِ نفسِ پیمبرؐ ہے، ولائے اکبرؑ

مُصحفِ حُسن کی تفسیر ۔ علی اکبرؑ ہے
جسمِ بے سایہ کی تصویر علی اکبرؑ ہے

www.emarsiya.com

جس سے ظاہر تھے صفاتِ علوی وہ اکبرؑ
تن میں تھا جس کے رواں خونِ علیؑ وہ اکبرؑ
صبحِ عاشور اذاں جس نے ہے دی وہ اکبرؑ
جو بنا ۔ بولتی تصویرِ نبیؐ ۔ وہ اکبرؑ

کیوں نظر آتا رسولِؐ عربی کا سایہ
ڈھل گیا شکل میں اکبرؑ کی، نبیؐ کا سایہ

شکل ۔ کعبے کی ہے اکبرؑ کا نشانِ سجدا
جس میں ہے جوہرِ نصرت ۔ وہ خزانہ دل کا
زلف وہ جیسے شبِ قدر میں ہو کالی گھٹا
صفحۂ سورۂ یوسفؑ ہے انہی کا چہرا

ان کے رُخسار تو والشّمس کے دو عنواں ہیں
ان کے مژگاں ہیں کہ زیر و زَبرِ قرآں ہیں

جلوہ فرما تھے نبیؐ نور کی ہستی بن کر
روشنی دہر میں کی حق کی تجلی بن کر
افتخارِ بشر و مظہرِ باری بن کر
آئے ہمشکلِ نبیؐ، احمدِؐ ثانی بن کر

ہو نہ ہو احمدِؐ بے سایہ کا وہ سایا تھا
چشمِ اکبرؑ کی جو پُتلی میں سمٹ آیا تھا

بالیقیں حُسن کی معراج ہے حُسنِ اکبرؑ
ان کا چہرہ ہے یا تصویرِ رُخِ پیغمبرؐ
زلف ان کی ہے شبِ قدر، تو رُخ ۔ اُس کی سحر
ہم نشیں دیکھتیں بالفرض زلیخا کی اگر

حُسنِ یوسفؑ کے خیالات جو تھے چھَٹ جاتے
ذکر کیا اُنگلیوں کا ۔ اُن کے گلے کٹ جاتے

سبطِ شبیرؑ یہ ہیں ۔ قلبِ جری رکھتے ہیں
پوتے حیدرؑ کے ہیں تاثیرِ علیؑ رکھتے ہیں
اپنی گفتار میں خُلقِ حَسَنی رکھتے ہیں
خود ہیں ہمشکلِ نبیؐ ۔ وصفِ نبیؐ رکھتے ہیں

سب پہ اعجازِ پیمبرؐ کا اثر پھر ہوگا
یہ اشارہ جو کریں شقِ قمر پھر ہوگا

www.emarsiya.com

یہ تمناؤں کی تصویر ہیں سارے گھر کی
ہیں سکینہؑ کی طرح روحِ حسینؑ ابنِ علیؑ
آئے دُنیا میں تو ہاتف کی صدا یہ آئی
گھر میں حیدرؑ کے اُتر آئی ہے تصویرِ نبیؐ
شاہؑ والا اسی تصویر کا دم بھرتے ہیں
اپنے نانا کے تصور میں نظر کرتے ہیں

رنگِ کعبہ ہے کہ ہے رنگِ نقابِ اکبرؑ
شکل و صورت میں نہیں کوئی جوابِ اکبرؑ
روحِ بیداریٔ ادراک ہے خوابِ اکبرؑ
چشمِ عرفاں میں مقدّس ہے شبابِ اکبرؑ
افتخارِ مہِ کنعاں کی نشانی آئی
شکلِ اکبرؑ میں پیمبرؐ کی جوانی آئی

ذاتِ ہمشکلِ پیمبرؐ کا بڑا ہے پایا
بن گیا جانِ پدر سبطِ نبیؐ کا جایا
حُکمِ تخلیق کے جبریل نے مژدہ لایا
اکبری شکل میں بھی سورۂ یوسفؑ آیا
رُخِ اکبرؑ پہ نظر۔ شاہِؑ ہُدا کرتے تھے
اسی سُورے ہی کو شبیرؑ پڑھا کرتے تھے

علی اکبرؑ نہیں احمدؐ کی ہے تصویرِ حسَیں
اتنا ہمشکل ۔ پیمبرؐ کے ہے یہ ماہ جبیں
دیکھ کر اس کو یہ کہہ سکتے ہیں جبریلِ امیں
بعد ۔ احمدؐ کے کوئی اور پیمبرؐ ہی نہیں
ورنہ اکبرؑ پہ بھی احکامِ خدائی لاتا
مصطفٰےؐ جان کے میں وحئ الٰہی لاتا

یہی اکبرؑ ہے جو عاشور کو ہے اذنِ طلب
دست بستہ ہے کھڑا۔ باپ کا ہے پاسِ ادب
شاہؑ بے چین ہیں بیٹے کی جدائی کے سبب
بی بیاں نوحہ کناں ۔ چاک گریباں ہیں سب
مختصر یہ ہے کہ شبیرؑ نے رخصت دیدی
دل کو تھامے ہوئے میداں کی اجازت دیدی

مُنکشف ۔ خطِ جبیں سے ہے دعائے سجدا | آنکھ کے پردے میں ہے اہلِ حرم کا پردا
آئینہ سینہ ہے ۔ جس پر ہے شہادت کی جِلا | ماہِ تاباں نے لیا ان کے قدم کا چربا

گیسو ۔ چہرے کے قریں آ کے جو نہی ہلتے ہیں
سُورۂ یوسفؑ و والیل گلے ملتے ہیں

لے کے زینبؑ سے رِضا ۔شاہؑ کا بیٹا نکلا | چھوڑ کر مادرِ غم دیدہ کو روتا ۔ نکلا
اپنے دامن کو سکینہؑ سے چھُڑایا ۔ نکلا | نکلے ہیں خیمے سے اکبرؑ کہ جنازا ۔ نکلا

فُرقتِ لختِ جگر شاہؑ کو تڑپاتی ہے
جسمِ شبیرؑ سے اب جان چلی جاتی ہے

آ کے اکبرؑ رُکے میداں میں باندازِ علیؑ | دادِ رفتار دی ۔ رہوار کی گردن تھپکی
سارے میداں کی فضا رُعبِ جری سے سہمی | نظرِ گرم جو افواجِ عدوُ پر ڈالی

پھر تو شبیرؑ کی جرأت کا قرینہ آیا
خوف سے بیعتِ فاسق کو پسینہ آیا

یوں رَجَز خواں ہوا شبیرؑ کا یہ لختِ جگر | غور سے سُن لے ۔ مرا کیا نَسَب سب لشکر
ہیں حسینؑ ابنِ علیؑ شاہِؑ ہُدا میرے پدر | نام ۔ میرا ہے علیؑ ' کہتے ہیں مجھ کو اکبرؑ

قلب کی میرے صدا حق کے ہے پیغام کے ساتھ
وقتِ تکبیر ہے اللہ مرے نام کے ساتھ

میرے دادا ہیں علیؑ جو ہیں شہِؑ خیبر گیر | اور عباسؑ ۔ چچا ۔ قوتِ قلبِ شبیرؑ
نامِ عباسؑ و علیؑ لیکے ہے باندھی شمشیر | پاس میرے یہی جوشن ہیں صغیر اور کبیر

لیکے ان دونوں بزرگوں کا بھرم نکلا ہوں
دُہری اب نادِ علیؑ کر کے میں دم ۔ نکلا ہوں

www.emarsiya.com

ڈھیر ہوجائینگے اشرار یہ کٹتے کٹتے
صفر ۔ ہوجائینگے سب لشکری گھٹتے گھٹتے
سب پَرے ختم ہی ہوجائینگے چھٹتے چھٹتے
ڈوب ہی جائینگے دریا میں یہ ہٹتے ہٹتے

قبض۔ ارواح کو ہر حال میں کرنا ہوگا
ملک الموت کو پانی میں اُترنا ہوگا

شاہؑ والا سے میں جس وقت ہوا اذن طلب
ہاتھ سینے پہ رکھا قلب میں تھا ایسا تعب
چہرہ افسردہ ہوا اُن کا ہوا حال عجب
دیدۂ حضرتِ شبیرؑ میں اندھیر ہے اب

باپ کے قلب کا آنسو ہوں جو ڈھل آیا ہوں
نور ہوں چشمِ پدر کا جو نکل آیا ہوں

حفظِ دیں کے لئے جاں اپنی فدا کرتا ہوں
سُرخ رُو جاؤں جہاں سے یہ دُعا کرتا ہوں
مثل ۔ عمو کے ادا فرضِ وفا کرتا ہوں
پیاس میں سُورۂ کوثر کو پڑھا کرتا ہوں

دھوپ میں لطف ہے دریا کی روانی سے سوا
تشنگی میں ہے مزہ آج تو پانی سے سوا

جنگ بذآت نہیں کی ہے پیمبرؐ نے کبھی
سرسے پا تک ہوں میں ہمشکلِ رسولِؐ عربی
جدِّ امجد مرے لڑتے رہے میداں میں علیؑ
میں دکھاؤں گا پیمبرؐ کی وغا ہے کیسی

شکل میں میری رسولِؐ عربی لڑتے ہیں
یہ سمجھ لو کہ جوانی میں نبیؐ لڑتے ہیں

تم جُھکاتے ہی رہے شام کی چوکھٹ پہ جبیں
حاکمِ وقت ہے ذہنوں میں یزیدِ بد بیں
رئے کے باغات کا ہے پیشِ نظر خوابِ حسیں
معنئ لفظِ اولی الامر سمجھتے ہی نہیں

تمہیں منظور۔شرابی کے خُرافات ہوئے
بیعتِ فاسق وفاجر سے نجس ہات ہوئے

www.emarsiya.com

میرے دادا ہی نے اسلام کی نصرت کی ہے
جان سے بڑھ کے شریعت کی حفاظت کی ہے
مشکلیں دین کی آسان بہ ہمت کی ہے
جنگِ خیبر میں پیمبرؐ کی اعانت کی ہے

زور سے باب جو خیبر کا ہلا جاتا ہے
خانۂ کعبہ تو مضبوط ہوا جاتا ہے

مثل ۔قرآن کے کعبے میں اُتارا تھا جنہیں
مُنہ پھرا دینا نہ میداں سے گوارا تھا جنہیں
شاہِؐ لولاک نے خندق میں سنوارا تھا جنہیں
جنگِ خیبر میں پیمبرؐ نے پکارا تھا جنہیں

رن میں تھی وردِ زباں ۔حق کے ولی کی تسبیح
پڑھتے تھے ختمِ رُسلؐ ۔ نادِ علیؑ کی تسبیح

عرش پر جس کی سُنی ختمِ رُسلؐ نے آواز
چشمِ حق بیں کو نظر آتے ہیں جس کے اعجاز
ظاہری عُمر کا ہے کعبۂ حق سے آغاز
زندگی بھر میں قضا ہی نہ ہوی جس کی نماز

وقتِ مغرب نے حجاب اپنا اُلٹ کر دیکھا
مہر نے جس کی عبادت کو پلٹ کر دیکھا

جو مُسن تم میں ہیں وہ سُن لیں مرا یہ بھی بیاں
جو ضعیفی میں بھی میداں میں لڑے بن کے جواں
میمنے کے جو تھے سردار ۔ حبیبؑ ذیشاں
چشمِ دل سے کیا نظارۂ گلزارِ جناں

نہ ہوئے تھے وہ ابھی واردِ بابِ جنت
کربلا ہی میں ملا اُن کو شبابِ جنت

ہے کوئی تم میں جو اب سامنے آئے میرے
شیر کا سُن کے رَجز ۔ اہلِ جفا بُت تھے بنے
حرب کے فن کا جو ماہر ہے وہ صف سے نکلے
رُعب سے اکبرؑ غازی کے وہ تھرّاتے تھے

پیشِ اکبرؑ تو علم تیغ کئے کوئی نہ تھا
لاکھ میں ایک سے لڑنے کے لئے کوئی نہ تھا

www.emarsiya.com

دیکھ کر حال۔ تھا حیراں بنِ سعدِ ابتر
سرِ میدانِ وغا ۔ آج دکھا اپنے ہُنر
بولا طارق سے ۔ پہلوان ہے تو نام آور
تو نے دلبندِ شہؑ دیں کو کیا قتل اگر

میں تجھے اس کے عوض دولت، دُنیا دونگا
کہکے موصل کی حکومت تجھے دلوا دونگا

کہا طارق نے بنِ سعد سے یہ بھی سُن لے
بولا مکاّر کہ ایسا تو نہ ہوگا مجھ سے
کہیں ایسا نہ ہو۔ تُو وعدے کو پورا نہ کرے
میں انگوٹھی تجھے دیتا ہوں ضمانت کے لئے

ہُنرِ تیغ زنی رن میں دکھانا ۔ طارق
کاٹ کر سر۔ پسرِ شاہؑ کا لانا ۔ طارق

پہلواں یہ علی اکبرؑ کے مقابل آیا
تیور ۔ اکبرؑ کے جو دیکھا تو شقی گھبرایا
کوہ کے سائے کے مانند تھا اس کا سایا
نام ۔ طارق ہے مرا کہکے ۔ بہت بل کھایا

کہا ہمشکلِ پیمبرؐ نے غضنفر ہوں میں
نام میرا ہے علیؑ ۔ وقت کا حیدرؑ ہوں میں

بولا وہ ۔ وار مری تیغ کا ہوتا ہے شدید
کہا اُس نے کہ ہے اس وقت خلیفہ تو یزید
بولے یہ میں بھی ہوں اس فن کا زمانے میں وحید
بولے یہ وہ تو ہے بے دین و قدح خوار و پلید

کہا اُس نے کہ مسلمان مقرر میں ہوں
کہا اکبرؑ نے کہ ہمشکلِ پیمبرؐ میں ہوں

بولے اکبرؑ کہ ہنر رن میں بس اب اپنے دکھا
پشت سے ڈھال کو لے' کس لے کمر' داؤ بتا
ایڑ گھوڑے کو لگا ۔ مانڈ دبا۔ باگ اُٹھا
تیغ لے ۔ آنکھ ملا ۔ ٹھاٹھ بدل ۔ وار چلا

حرب اور ضرب میں کوئی ترا اُستاد بھی ہے
مردِ میداں ہے تو۔ کچھ تیغ زنی یاد بھی ہے

www.emarsiya.com

سُن کے اکبرؑ کی یہ تقریر لعیں جھلاّیا
کر کے رَد ۔ وار کو اکبرؑ نے جو نیزہ مارا
وار پر وار شقی کرنے لگا نیزے کا
سینے میں دھنستے ہوئے پُشت سے باہر نکلا

غل اُٹھا رن میں کہ خیبر کا نظارا دیکھو
علیؑ وقت نے مرحب کو وہ مارا دیکھو

دو جو فرزند تھے طارق کے ہوئے وہ مضطر
چل گئی دونوں پہ میدان میں تیغِ اکبرؑ
دیکھ کر قتلِ پدر آئے یہ رن میں خود سر
باپ کے پاس ہی جا پہنچے یہ دونوں بھی پسر

چشمِ افلاک نے ایسے بھی تماشے دیکھے
باپ کی لاش پہ بیٹوں کے بھی لاشے دیکھے

مار کر تینوں کو میدان سے لَوٹے اکبرؑ
کہا ۔ اکبرؑ ۔ تری ہر ضرب تھی ضربِ حیدرؑ
درِ خیمے سے بڑھے بیٹے کو لینے سرورؑ
فتحیابی کی دُعا کرتی تھی تیری مادر

فضل تجھ پر ہوا ۔ طارق کو خدا نے مارا
تیری شمشیر سے ' مادر کی دُعا نے مارا

مختصر یہ ہے کہ پھر رن میں غضنفر آیا
پھر بنِ سعد کے ہوش اُڑنے لگے ۔ گھبرایا
شام کی فوج پہ پھر رُعب جری کا چھایا
مل کے سب حملہ کرو ۔ فوج سے یہ چلاّیا

حملہ کیا کرتے وہ میدان سے خود ہٹنے لگے
تیغ ۔ اکبرؑ کی چلی فوج کے دَل کٹنے لگے

چلی ہیبت کی ہوا صفحۂ دوراں اُلٹا
قدرَ انداز چلانے لگے پیکاں اُلٹا
لشکری رکھنے لگے جنگ کا ساماں اُلٹا
آستینوں کا اُلٹنا تھا کہ میداں اُلٹا

اکبری تیغ چلی ۔ حالتِ ہیجا اُلٹی
ایسا محسوس ہوا جیسے کہ دُنیا اُلٹی

www.emarsiya.com

تیغ کا پانی یہ کہتا تھا کہ خوں چوسونگا | دعویٰ ۔ ڈورے کا تھا تسمہ نہ لگا رکھونگا
کس یہ کہتا تھا کہ اعدا کا میں کس ہی لونگا | قبضہ کہتا تھا کہ میداں کا نہ قبضہ دونگا

کہتی تھی اُسکی زباں تارِ بیاں کاٹونگی
اُف کرے گا جو کوئی اُسکی زباں کاٹونگی

تیغ ۔ تھم کر تھی ہلال، اور چلی تو بجلی | ڈھیر لاشوں کے نظر آئے جو یہ رن میں کھنچی
ملک الموت سے دو ہاتھ ہے آگے رہتی | ذوالفقارِ علوی کی ہے صفت اس میں بھی

سیف کے سین کی رکھتی ہے کشش ۔ خم ایسا
دم میں دم لیتی ہے یہ تیغِ دودم ۔ دم ایسا

دشمنِ آلِ نبیؐ سے ہے عداوت اس کو | سر قلم کرنے میں ہے خوب مہارت اس کو
زیر کر سکتی نہیں کوئی بھی طاقت اس کو | پیاسے کے ہاتھ سے ملتی ہے کرامت اس کو

دہر میں ایک ہے کوئی نہیں ثانی اس کا
خون برساتا ہے میدان میں پانی اس کا

ساری افواج کی آنکھوں میں سمائی شمشیر | ہر عدو کا تھا بیاں، فرق پہ آئی شمشیر
کرتی تھی کیسی صفائی سے صفائی شمشیر | اس قدر تیزی سے اکبرؑ نے چلائی شمشیر

بول اُٹھی موت ۔ ملے رن میں تو فرصت اتنی
دم تو میں لے لوں ذرا۔ دیجئے مُہلت اتنی

بُزدلی کہتے ہیں جس کو وہ دکھاتے ہیں عدو | شیر سے لڑنے کی قوت جو نہ پاتے ہیں عدو
قمچیاں مار کے گھوڑوں کو بھگاتے ہیں عدو | الاماں کہتے ہوئے ڈھالیں اُٹھاتے ہیں عدو

ظُہر کے وقت یہ کیسا ہے اندھیرا دیکھو
ہوگیا شام کے لشکر میں سویرا دیکھو

www.emarsiya.com

سب ہیں یہ عہد شکن ۔ ان کا ہے پیماں ۔ غلط | یہ تو حیوان ہیں ۔ کہنا انہیں انسان ۔ غلط
نہیں عرفانِ نبیؐ ۔ ان کا ہے عرفان ۔ غلط | ان کا اسلام غلط ۔ ان کا ہے ایمان ۔ غلط

صفحۂ رزم سے یہ بانیٔ شر چھٹتے ہیں
خامۂ تیغ سے سب حرفِ غلط کٹتے ہیں

چرخ لرزاں ہوا ۔ میدان بھی تھرّانے لگا | لشکرِ شام کا دل ۔ خوف سے گھبرانے لگا
آبِ شمشیرِ جری آگ جو برسانے لگا | رن میں اب دودھ چھٹی کا اُنہیں یاد آنے لگا

بولے اعدا کہ کرو رحم پریشان ہیں ہم
تم تو ہمشکلِ پیمبرؐ ہو ۔ مسلمان ہیں ہم

کہا اکبرؑ نے کہ یہ خوب مسلمانی ہے | قتل ۔ سرورؑ کو کریں تم نے تو یہ ٹھانی ہے
پیاسا سرورؑ کو رکھا ۔ کیا یہی مہمانی ہے | سبطِ احمدؐ کا تو خوں خون نہیں پانی ہے

قتلِ سرورؑ پہ اَڑے ۔ پھر بھی مسلمان رہے
جانِ احمدؐ سے لڑے ۔ پھر بھی مسلمان رہے

تم تو واقف نہیں کیا ہوتی ہے شانِ کلمہ | نہیں معلوم تمہیں سِرِ نہانِ کلمہ
سبطِ احمدؐ کی زباں خود ہے زبانِ کلمہ | کلمہ پڑھتے ہو، مگر قاتلِ جانِ کلمہ

جان لو ۔ سجدے میں شہؑ ہونگے جُھکا کر گردن
حلق ۔ کلمے کا بچا لیں گے کٹا کر گردن

سبطِ پیغمبرِؐ اعظم سے دغا کرتے ہو | بندشِ آب سے بچوں پہ جفا کرتے ہو
خلَفِ احمدِؐ مُرسل سے وَغا کرتے ہو | اس طرح اجرِ رسالت کو ادا کرتے ہو

وہ قیامت میں بتائیں گے اُنہی سے پوچھو
تم مسلماں ہو کہ کافر ۔ یہ نبیؐ سے پوچھو

www.emarsiya.com

کہکے یہ ۔ حملہ ۔ دلیرانہ کیا اکبرؑ نے | روح کو جسم سے بیگانہ کیا اکبرؑ نے
آخری حملۂ شیرانہ کیا اکبرؑ نے | پہلے حملے کو بھی افسانہ کیا اکبرؑ نے

غُل اُٹھا ۔ حیدری ہاتھوں کی صفائی دیکھو
کربلا میں ہوی خیبر کی لڑائی دیکھو

ایک سو بیس نفر حملۂ اول میں کٹے | سّی اس حملۂ دوم میں بھی فی النّار ہوئے
ابُرکوہی کی طرح رن سے یہ بُزدل بھاگے | خوف ایسا تھا پلٹ کر بھی نہ وہ دیکھتے تھے

کسی لشکر نے تو یوں زک نہ اُٹھائی ہوگی
پشت، میداں کو نہ اس طرح دکھائی ہوگی

قہرِ معبود تھا ہمشکلِ نبیؐ کے حملے | ایسی تلوار چلی ۔ ڈھیر لگے لاشوں کے
حملہ ۔ تازہ جو کیا فوج کے چھکّے چھُوٹے | لڑتے بذاتِ نبیؐ رن میں تو یوں ہی لڑتے

ایک نادیاہ تصور کی رسائی یہ ہے
نوجوانی میں محمدؐ کی لڑائی یہ ہے

زیبِ تاریخ ہے لڑنا وہ علی اکبرؑ کا | حرب کے فن میں تھے اس شیر کے اُستاد ۔ چچا
غازی ۔ تیور سے علمدارؑ کے کرتا تھا وَغا | دیکھ کر ڈھنگ یہ میدان میں ۔ بولے اعدا

رن میں کیا صاحبِ احساس نہیں ہے دیکھو
شکلِ اکبرؑ میں تو عباسؑ نہیں ہے دیکھو

تیغِ اکبرؑ سے جو افواج کا ستھراؤ ہوا | وقت ایسا تھا ۔ بنِ سعدِ شقی گھبرایا
بھاگنے والوں کو دیتا تھا ستمگار صدا | بھاگے کیوں جاتے ہو اب جنگ کا بدلو نقشا

گھیر لو اس کو ہر اک سمت سے یلغار کرو
ملکے سب ایک جواں مرد سے پیکار کرو

www.emarsiya.com

سُن کے یہ حکم ۔ جو بھاگے تھے وہ اعدا پلٹے
زر کے سانچے میں اِنہیں حرص نے ڈھالا ۔ پلٹے
ان کے سردار نے میداں میں بُلایا ۔ پلٹے
مل کے لڑنے کے کئے اب ستم آرا ۔ پلٹے
تھی ضیا ۔ صبحِ قیامت کے اُجالے کی طرح
فوج ۔ اطراف تھی اس چاند کے ہالے کی طرح

سونت کر تیغیں چلے رن میں ستمگار اُدھر
دم بدم ہونے لگی تیروں کی بوچھار ۔ اُدھر
نیزے تانے ہوئے بڑھنے لگے اسوار ۔ اُدھر
ایک پر ہونے لگی لاکھوں کی یلغار ۔ اُدھر
سخت حملہ کیا ۔ بیکس پہ عدو ٹوٹ پڑے
علی اکبرؑ کا بہانے کو لہو ٹوٹ پڑے

مل کے سب لشکرِ غدّار نے حملہ جو کیا
چاند شبیرؑ کا افواج کے بادَل میں گھرا
پھر تو مُرّہ بنِ منقد نے بھی نیزہ مارا
سینے میں اکبرِؑ مہرو کے وہ دھنس کر ٹوٹا
علی اکبرؑ کو اسی فوج میں دھنستے دیکھا
رن میں پانی کی طرح لوہا برستے دیکھا

مینھہ ۔ تیروں کا لعیں دُور سے برساتے تھے
رن میں اکبرؑ نہ مددگار کوئی پاتے تھے
وار ۔ تیغوں کا ہر اک سمت سے یہ کھاتے تھے
ہاتھ تھے گھوڑے کی گردن میں بڑھے جاتے تھے
آئی یادِ شہِؑ دیں ۔ دیدۂ تر بھر آئے
پُشتِ مرکب پہ نہ سنبھلے تو زمیں پر آئے

خاک پر گر کے صدا دی ' شہِؑ والا آؤ
ہو رہا ہوں میں فدا آپ پہ آقا آؤ
بڑی دقّت سے ہے اس وقت پکارا آؤ
دم نکلنے کو ہے میرا ۔ مرے بابا ۔ آؤ
فضل اُس کا جو ہو شامل تو یہ ہمت کرلوں
مرتے دم آپ کے چہرے کی زیارت کرلوں

www.emarsiya.com

سُن کے اکبرؑ کی صدا رن کی طرف شاہؑ چلے
سُوجھتا کچھ نہ تھا۔ میداں میں بڑھے جاتے تھے
پہنچے اکبرؑ کے قریں جب تو یہ سرورؑ بولے
اے بنِ سعد ۔ خدا نسل تری قطع کرے

شکل ۔ دل تھام کے فرزند ۔ علیؑ کی دیکھی
تر بہ تر خون میں تصویر ۔ نبیؐ کی دیکھی

باپ کی آنکھوں سے یہ حال پسر کا دیکھا
گیسو چہرے پہ پریشان ہیں منکا ہے ڈھلا
زخمِ دل دیکھ کے فرزند کا ۔ دل ٹکڑے ہوا
قلب کو تھام کے دیکھا ہے شکستہ نیزا

اپنے ہاتھوں ہی سے اپنی رگِ جاں کھینچتے ہیں
کہکے اب یا علیؑ شبیرؑ ۔ سناں کھینچتے ہیں

ہاتھ کانپے شہِؑ والا کے تو دل ٹکڑے ہوا
اشک آنکھوں میں بھرے ۔ تار ۔ نظر کا کانپا
نیزہ سینے سے نکلنا تھا کہ خوں بہنے لگا
خون کی سُرخی سے آنکھوں میں اندھیرا چھایا

قلب ۔ شبیرؑ کا کیا کیا نہ ستم سہتا ہے
اس ہرے زخم سے ارمان کا خوں بہتا ہے

بولے شہؑ تھامے ہوئے قلب و جگر آیا ہے
ٹھوکریں کھاتا ہوا خاک بسر آیا ہے
تیری آواز پہ بادیدۂ تر آیا ہے
مُنہ سے بولو علی اکبرؑ کہ پدر آیا ہے

دیکھ کر زخمِ جگر ۔ دل کو سنبھالا میں نے
پھل سناں کا ترے سینے سے نکالا میں نے

کہا اکبرؑ نے کہ سُنیئے مرا کہنا بابا
آپ اب رہ گئے میدان میں تنہا بابا
بات کرنے کا نہیں ہے مجھے یارا بابا
دیکھئے دیکھئے وہ آگئے دادا بابا

لاکھوں اب جنگ کریں ایک تنِ تنہا سے
وہ مدد آکے کریں کہتا ہوں میں دادا سے

www.emarsiya.com

ابھی کہتے ہی یہ تھے ۔ دم رُکا ۔ حالت بدلی
خون آلودہ پسینے سے بھری پیشانی
آخری بار جوانی نے جو لی انگڑائی
ہونٹ تھرّانے لگے ۔ موت کی آئی ہچکی

پُتلیاں پھرتی ہیں ۔ منکا بھی ڈھلا جاتا ہے
رنگ تصویرِ پیمبرؐ کا اُڑا جاتا ہے

کہتے تھے سبطِ پیمبرؐ ۔ مرے پیارے اکبرؑ
چرخِ ارمان کے قمر ۔ آنکھوں کے تارے اکبرؑ
چھوڑ کے تم مجھے دُنیا سے سدھارے اکبرؑ
اب جئے باپ بھلا کس کے سہارے اکبرؑ

رن میں اب جھولے سے اصغرؑ کو بھی ہم لاتے ہیں
بعد ۔ بے شیر کے ہم خود بھی چلے آتے ہیں

شاہِ دیں لیکے چلے راحتِ جاں کا لاشہ
خون آلودہ پیمبرؐ کے نشاں کا لاشہ
آہ ۔ دل چاک ہے مقتولِ سناں کا لاشہ
دوشِ پیری نے اُٹھایا ہے جواں کا لاشہ

یا علیؑ ۔ کیا مَثَلِ منظرِ محشر یہ نہیں
لاش ۔ اکبرؑ کی ہے مولاؑ ۔ درِ خیبر یہ نہیں

ہے یہ ہمشکلِ رسولِؐ عَربی کا لاشا
نوک سے خامۂ نیزہ نے عجب رنگ بھرا
خون میں بھر گئی تصویرِ رسولِؐ دوسرا
قلب پر اپنے اثر لیں گے پیمبرؐ اس کا

اُن پہ کیا گزریگی ۔ باحالِ تعب دیکھینگے
اپنی تصویر کو اس رنگ سے جب دیکھینگے

لیکے میّت کو چلے جاتے ہیں ابنِ زہراؑ
آگے اب بڑھتا ہے مشکل سے قدم سرورؑ کا
سینہ ۔ اکبرؑ کے ہیں سینے سے لگائے مولاؑ
لاش کا خطِ قدم ۔ تا درِ خیمہ ہے کھنچا

جوہرِ ہمتِ شبیرؑ عیاں ہیں خط پر
صبرِ ایوبؑ کے سجدوں کے نشاں ہیں خط پر

www.emarsiya.com

پہنچے خیموں کے جو نزدیک شہنشاہِ ہُدا
آؤ امداد کو بچو ۔ یہ دی سرورؑ نے صدا

لڑکھڑانے لگے سرورؑ ۔ تھا قدم میں لرزا
غول اک بچوں کا آواز پہ شہؑ کی نکلا

جارہا ہے پسرِ شاہِؑ زماں کا لاشہ
اب تو بچوں کے ہے ہاتھوں میں جواں کا لاشہ

ختم ہے مرثیہ اب ہے یہ دُعا کا جذبہ
روح افزا ہو ۔ عباداتِ خدا کا جذبہ

میرے دل میں بڑھے حیدرؑ کی وِلا کا جذبہ
نوجواں ہی رہے اکبرؑ کی عزا کا جذبہ

فضلِ معبود سے مومن کی نشانی بھی بڑھے
پیری کے ساتھ ہی ایماں کی جوانی بھی بڑھے

نالے یہ اپنے تو باقرؔ نہ رُکے جائینگے
غمِ شبیرؑ کے آنسو تو ڈھلے جائینگے
شعرا ۔ مقتلِ شہؑ ۔ نظم کئے جائینگے
مرثیے ۔ کہتے ہی آئے ہیں ' کہے جائینگے

مرثیہ کیوں نہ لکھیں ۔ قیدِ شریعت تو نہیں
ختم ۔ بارہ پہ ہو لازم ۔ یہ امامت تو نہیں

www.emarsiya.com